سوال

(353) اپنی بیوی سے کہا کہ تو ایک سال کیلئے میرے لئے حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحوث علمیہ وافتاء کی مستقل کمیٹی کے سامنے یہ سوال پش ہوا ہے کہ ایک شخص کی بیوی اور اس کی بہو کا ن جھگڑا ہوا' جس کی وجہ سے غصہ کی حالت میں اس شخص نے اپنی بیوی سے یہ کہہ دیا کہ تو پورے ایک سال کیلئے میرے لئے حرام ہے' یہ سن کر اس کے بچے رونے لگ گئے' اس صورت میں اس کیلئے کیا لازم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے اس سوال کا حسب ذیل جواب دیا:

''اگر امر واقع اسی طرح ہے جس طرح بیان کیا گیا ہے تو یہ ظہار ہے' جس کی حرمت کو ایک سال کیلئے موقت کیا گیا ہے' لیکن یہ ایک انتہائی نامعقول اور جھوٹی غلط بات ہے' اسے اس منکرات کے ارتکاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنی چاہیئے' ارشاد بار تعالیٰ ہے:

الَّذينَ يُظاهِرونَ مِنكُم مِن نِسائِهِم ما هُنَّ أُمَّهـٰتِهِم إِن أُمَّهـٰتُهُم إِلَّا الّـٰـٔى وَلَدنَهُم وَإِنَّهُم لَيَقولونَ مُنكَرًا مِنَ القَولِ وَزورًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفورٌ ٢ ... سورة المجادلة

''جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں' وہ ان کی مائیں نہیں بن جاتیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے۔ بے شک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔''

اگر سال مکمل ہو جائے اور یہ شخص مقاربت نہ کرے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر یہ دوران سال مقاربت کر لے تو روزے رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں میں تیس صاع' یعنی نصف صاع فی مسکین کے حساب سے شہر میں جو خوراک' کھجور یا چاول وغیرہ کھائے جاتے ہوں' تقسیم کرے' جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذينَ يُظـٰهِرونَ مِن نِسائِهِم ثُمَّ يَعودونَ لِما قالوا فَتَحريرُ رَقَبَةٍ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا ذٰلِكُم توعَظونَ بِهِ وَاللَّهُ بِما تَعمَلونَ خَبيرٌ ٣ فَمَن لَم يَجِد فَصِيامُ شَهرَينِ مُتَتابِعَينِ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا فَمَن لَم يَستَطِع فَإِطعامُ سِتّينَ مِسكينًا ذٰلِكَ لِتُؤمِنوا بِاللَّهِ وَرَسولِهِ وَتِلكَ حُدودُ اللَّهِ ٤ ... سورة المجادلة

''اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں یا بہن کہہ بیٹھیں' پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو ان کو ہم بسر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ضرور ہے' مومنو! اس حکم سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے' جس کو غلام نہ ملے وہ مجامعت سے پہلے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے جس کو اس کا بھی مقدور نہ ہوا سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا

چاہیے۔ یہ حکم اس لئے ہے کہ تم اللہ اور رسول کے فرماں بردار ہو جاؤ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں۔‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الظہار: جلد3 صفحہ332

محدث فتویٰ